گوالیار دگدھا سنگھ سہکاری لمیٹڈ
بنام
جی۔ ایم۔ گورنمنٹ میلک اسکیم، ناگپور اور دیگران

21اگست2003

[وی۔این۔کھرے،سی۔جے۔اورایس۔بی۔سنہا،جسٹسز]

مدھیہ پردیش کوآپریٹوسوسائٹیزایکٹ،1960:

دفعہ 64-بین ریاستی لین دین سے متعلق معاہدے میں ثالثی شق کا اطلاق-مدعاعلیہ کواپیل کے ذریعے دودھ کی فراہمی کے لیے فریقین کے درمیان معاہدہ-ثالثی شق فراہم کرتی ہے کہ فریقین کے درمیان تنازعات ثالث کو بھیجے جائیں گے،یعنی ڈیری ڈیولپمنٹ کمشنر،بمبئی-ثالثی کی شق کو کالعدم قرار دینے کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے اگلی درخواست-ضلع جج کی طرف سے اجازت دی گئی جیسا کہ اس کی رائے میں دفعہ 64 کے پیش نظر معاہدے کی شرط غلط تھی-عدالت عالیہ نے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ معاہدے اپیل کنندہ کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر کیے گئے تھے،یعنی ریاست مدھیہ پردیش سے باہر، ایکٹ کا دفعہ 64 لاگو نہیں تھا-منعقد ہوا، معاہدے ناگپور میں کیے گئے اور ان پر عمل درآمد کیا گیا جو ریاست مدھیہ پردیش کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر ہے-ایکٹ کا دفعہ 1 فراہم کرتا ہے کہ ایکٹ شقیں پورے مدھیہ پردیش پر لاگو ہوں گی-چونکہ ایکٹ کا عمل ریاست کے اندر ہے اور اسے ریاست مدھیہ پردیش کے علاقے سے باہر لاگو نہیں کیا جا سکتا، اور معاہدے ریاست مہاراشٹر میں کیے گئے اور ان پر عمل درآمد کیا گیا، اس لیے دفعہ 64 لاگو نہیں ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ درست تھا-ثالثی ایکٹ،1940-دفعہ 33۔

ٹی۔کے۔سندرم بنام دی کوآپریٹو شوگر لمیٹڈ چتوڑ، اے آئی آر (1988) مدراس 167 نے منظوری دی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :1997 کی دیوانی اپیل نمبر 2732۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1995 کے ایم اے نمبر 354 اور 355 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس ایس کھنڈوجا، یش پال ڈھنگڑا اور بلدیو کشن ستیجا۔

جواب دہندگان کے لیے نیرج شرما اور کرشنا نند پانڈے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہاں اپیل کنندہ مدھیہ پردیش کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1960 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے تحت رجسٹرڈ ایک سوسائٹی ہے۔17.12.1993 اور 8.2.1994 پر، یہاں اپیل کنندہ نے دودھ کی فراہمی کے لیے جنرل منیجر، گورنمنٹ میلک اسکیم، ناگپور/اکولا کے ساتھ معاہدے کیے۔ان معاہدوں پر ناگپور میں عمل درآمد کیا گیا۔مذکورہ معاہدوں کی شرط نمبر 19 میں کہا گیا ہے کہ فریقین کے درمیان تنازعات کو ثالث کے پاس بھیجا جائے گا، یعنی ڈیری ڈیولپمنٹ کمشنر، بمبئی، مہاراشٹر۔اس کے بعد، اپیل کنندہ سوسائٹی نے ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعہ 33 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں شرط نمبر 19 کو کالعدم قرار دیا گیا جس کے تحت ثالثی ڈیری ڈیولپمنٹ کمشنر، بمبئی، مہاراشٹر کے ذریعے کی جانی تھی۔فاضل ضلعی جج کی رائے تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 64 کے پیش نظر معاہدے کی شرط نمبر 19 غلط تھی اور اس لیے اسے مسترد کر دیا گیا اور درخواست کی اجازت دے دی گئی۔ناراض ہوکر، مدعا علیہان نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ چونکہ معاہدے اپیل کنندہ کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر کیے گئے تھے، جو کہ ریاست مدھیہ پردیش سے باہر ہے، اس لیے ایکٹ کی دفعہ 64 لاگو نہیں تھی اور اس لیے عدالت عالیہ نے فاضل ضلع جج کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اپیل کی اجازت دے دی۔یہ مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے، اپیل کنندہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ کا نظریہ غلط ہے۔ہمیں اس دلیل میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

یہ متدعویہ نہیں ہے کہ معاہدے ناگپور میں کیے گئے اوران پر عمل درآمد کیا گیا جو ریاست مدھیہ پردیش کے علاقائی اختیارِسماعت سے باہر ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 1 میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ شقیں پورے مدھیہ پردیش پر لاگو ہوں گی کیونکہ ایکٹ کا عمل ریاست کے اندر ہے اور اسے ریاست مدھیہ پردیش کے علاقے سے باہر لاگو نہیں کیا جا سکتا، اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 64 لاگو نہیں ہے۔

ٹی کے سندرم بنام دی کوآپریٹو، شوگر لمیٹڈ چتوڑ، اے آئی آر (1988) مدراس 167 میں، یہ اس طرح منعقد ہوا:

"8۔ اپیل کنندہ کی جانب سے اگلا سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ دعوی کیرالہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی شقیں تحت ممنوع ہے، اور اس طرح دعوی خارج ہونا چاہیے تھا۔ یہ دلیل کیرالہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ میں موجود ثالثی کے توضیع پر مبنی ہے۔ لیکن معاہدہ تمل ناڈو میں کیا گیا ہے اور یہی تمل ناڈو میں قابل نفاذ ہے۔ اس طرح تمل ناڈو میں کیے گئے معاہدے کے حوالے سے، اور تمل ناڈو میں قابل نفاذ کیرالہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ شقیں کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ ان حالات میں، درج ذیل دونوں عدالتیں دائرہ اختیار سے متعلق دلیل کو مسترد کرنے کے حقوق ہیں۔

مذکورہ اصول کو لاگو کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ موجودہ معاملے میں معاہدے ریاست مہاراشٹر میں کیے گئے تھے اور ان پر عمل درآمد کیا گیا تھا، اس لیے ایکٹ کی دفعہ 64 لاگو نہیں ہوتی اور اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ درست تھا۔ ہمیں اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔ اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

ثالث (مدعا علیہ نمبر 3 یہاں) کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے مہر بند لفافے میں ایوارڈ کی ایک کاپی پیش کی۔ چونکہ ہم پہلے ہی معاملے کو نمٹ چکے ہیں، اس لیے ثالث کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ اسے مناسب عدالت میں دائر کرے۔

آر۔ پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document